ورلڈ اسلامک فورم کے زیر اہتمام کانفرنس

ہندوستان کی آزادی کے ۶۳ ویں جشن کے موقع پر ۸/ اگست ۲۰۱۰ء بروز اتوار ایسٹ لندن کے معروف تعلیمی ادارے دارالامہ کے وسیع ہال میں ورلڈ اسلامک فورم کے زیرِ اہتمام ایک عظیم الشان کانفرنس زیرِ صدارت مولانا عیسیٰ منصوری منعقد ہوئی جس کا عنوان تھا: ''برصغیر کی تحریک آزادی میں مسلمانوں کا کردار اور آزادی کے ۶۳ برس میں کیا کھویا کیا پایا''۔ کانفرنس میں لندن اور برطانیہ کے مختلف شہروں سے ہر طبقہ کے لوگوں خصوصاً مختلف تنظیموں، اداروں، مساجد اور اسلامک سینٹرز کے ذمہ داروں نے شرکت کی۔ کانفرنس میں بھارت سے میڈیا کے مشہور سہارا گروپ کے چیف ایڈیٹر جناب عزیز برنی بطورِ مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ بھارت میں اردو تفتیشی صحافت کا سہرا ڈاکٹر عزیز برنی کے سر ہے جنہوں نے گذشتہ ایک دہائی میں کمیونل دہشت گرد صحافت کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور ثابت کر دیا کہ گذشتہ چند سالوں میں حیدر آباد کی مکہّ مسجد، اجمیر شریف، جے پور، مالیگاؤں اور سمجھوتہ ایکسپریس کے بم دھماکے کسی مسلمان نے نہیں بلکہ ہندوتوا کے دہشت گردوں نے کیے جن میں مندر کے پروہت پجاری، بھارتی فوج کے حاضر سروس کرنل تک شامل ہیں۔ عزیز برنی کی ایک درجن سے زیادہ اردو وانگریزی تحقیقی کتب دنیا بھر میں پڑھی جا رہی ہیں۔

کانفرنس کے دوسرے مہمان خصوصی بھارت کے ممتاز عالم دین اور درجن بھر علمی و تحقیقی کتب کے مصنف جناب مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی تھے۔ ان کے علاوہ بھارت کے عظیم علمی و دینی ادارے جامعہ سید احمد شہیدؒ کٹولی (یوپی) کے استاذ جناب مولانا انعام صاحب، جنگ کے سابق ایڈیٹر جناب ظہور نیازی صاحب، شیخ الحدیث مولانا محی الدین بڑودوی، جماعت اسلامی کے ممتاز عالم و اسکالر مولانا رضوان فلاحی اردو کمپیوٹر سینٹر کے ڈائریکٹر و براڈ کاسٹر مفتی برکت اللہ، لندن شہر کے مولانا عبدالحلیم، مولانا رفیق، مفتی ابراہیم کاوی، حافظ عبدالرشید کاوی، مولانا مسعود عالم، معروف ادیب و شاعر کامران رعد، ورلڈ سینٹر اسلامک فورم کے سیکریٹری جناب جعفر، خزانچی غلام قادر صاحب، انڈین مسلم فیڈریشن کے نائب صدر عرفان مصطفیٰ، فیڈریشن کے ٹرسٹی جناب شیخ یوسف، انور شریف اور ان کے علاوہ برطانیہ کے مختلف شہروں سے نمائندہ شخصیات نے شرکت کی۔

کانفرنس کا آغاز جناب حافظ عبدالرشید کی تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد جناب مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی نے جنگِ آزادی میں مسلمانوں کے کردار پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ برصغیر میں مسلم سلطنت کے زوال کے بعد مسلمانوں کی علمی و دینی بیداری اور نشأۃ ثانیہ کا سہرا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور آپ کے خانوادہ کے سر ہے۔ سب سے پہلے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے انگریز حکومت کے خلاف برصغیر کے دارالحرب ہونے کا فتویٰ دیا۔ اس کے بعد برصغیر میں حصول آزادی کے لیے تقریباً ۲۰۰ سالہ مسلمانوں کی قربانیوں اور سرفروشی کی تاریخ کا زریں باب ہے۔ منہج

خلافت راشدہ پر اسلامی حکومت کا قیام کے لیے شاہ ولی اللہؒ کے پوتے حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ اور حضرت سید احمد شہیدؒ بریلوی کی قیادت میں سینکڑوں علما وصلحا نے ارض بالاکوٹ کو اپنے مقدس خون سے لالہ زار بنایا۔ پھر علماء صادق پور، علماء فرنگی محل، مولانا احمد اللہ مدراسی کے جہاد کا تسلسل قائم رہا۔ ۱۸۵۷ء کے موقع پر ۵۸ ہزار علماء کو شہید کیا گیا اور پھانسی کے تختہ پر لٹکایا گیا۔ دہلی سے سرحد تک سات سو میل تک درختوں پر علماء حق کی لاشیں لٹک رہی تھیں۔ شاملی کے میدان میں علماء حق نے انگریزی فوج کا مردانہ مقابلہ کیا جس کے سالار اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، امام ربانی مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور بانی دیوبند حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی تھے۔ شاملی کے میدان میں حضرت پیر ضامنؒ سمیت سینکڑوں علماء ومحدثین نے جام شہادت نوش کیا۔ ان کے بعد تحریک آزادی میں مولانا محمود حسن دیوبندی، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا عبید اللہ سندھی، مولانا ابوالکلام آزاد، مفتی کفایت اللہ، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی کی جد وجہد کی طویل تاریخ ہے۔ مفتی صاحب نے نہایت موثر انداز میں برصغیر کی تحریک آزادی میں مسلمانوں اور خاص طور پر علماء حق کی قربانیوں اور کردار پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

مہمانِ خصوصی جناب ڈاکٹر عزیز برنی نے موجودہ حالات کے تناظر میں عالمِ اسلام کا جائزہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آج عالمی طاقتوں بالخصوص امریکہ ومغرب نے مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لیے میڈیا و پروپیگنڈہ کے ذریعہ دہشت گردی کا الزام مسلمانوں کے سر منڈھ دیا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ خود امریکہ و یورپ نے مسلم ممالک میں ریاستی دہشت گردی شروع کر رکھی ہے۔ مغرب کی اسلام دشمنی طاقتوں نے ۹/۱۱ کا واقعہ انجام دے کر الزام مسلمانوں کے سر ڈال دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں میں اتنی اہلیت، اتنی سائنس وٹیکنالوجی ہے ہی نہیں کہ وہ ایسا واقعہ انجام دے سکیں۔ بعد میں امریکہ، جرمنی، فرانس، جاپان، برطانیہ کے متعدد تفتیشی اداروں اور اسکالرز نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ ۹/۱۱ کا واقعہ مسلمانوں پر الزام ڈال کر مسلم ممالک میں مداخلت کا بہانہ بنانے کے لیے خود امریکہ کی اندرونی اسلام دشمن قوتوں نے انجام دیا۔ اس المناک واقعہ میں کوئی افغانی شریک نہیں تھا، پھر بھی امریکہ و یورپین افواج نے افغانستان کو تباہ کر کے دو ملین سے زیادہ بے قصور مسلمانوں کو قتل اور کئی ملین کو معذور وجلاوطن کر دیا۔ اب یہ بات ثابت ہو چکی ہے اور امریکی یوروپی ممالک تسلیم کر چکے ہیں کہ اسرائیلی موساد کے کہنے پر امریکی سی آئی اے نے عراق میں تباہ کن اسلحہ کی جھوٹی دستاویز تیار کی تھی جسے بہانہ بنا کر عراق کو تباہ کر دیا گیا اور دو ملین سے زیادہ بے قصور مسلمانوں کو قتل اور پانچ ملین سے زیادہ کو معذور وجلاوطن کر دیا گیا۔

ڈاکٹر برنی نے کہا کہ اسرائیل آئے دن معصوم فلسطینیوں کی بستیوں کو بلڈوزر کے ذریعے مسمار کر کے وہاں اسرائیلی بستیاں بسا رہا ہے۔ بے قصور فلسطینیوں کو اسرائیل فوج و پولیس قتل کر رہی ہے۔ اسرائیل نے پوری فلسطینی آبادی کو امریکہ کی بدنام زمانہ 'گوانتاناموبے' کی طرح اذیت ناک جیل وقید خانہ میں تبدیل کر رکھا ہے۔ انہیں بجلی، پانی، خوراک حتی کہ دواؤں تک سے محروم کر رکھا ہے۔ یہ سب عالمی برادری بالخصوص امریکہ ویوروپ کی مجرمانہ خاموشی، در پردہ اسرائیل کی حمایت کے سبب ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر برنی نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ بھی اس لیے سلگ رہا ہے اور حل نہیں ہو پا رہا ہے کہ کانگریس سمیت بھارت کی تمام سیکولر پارٹیاں مسلمانوں کے ہر معاملہ کو کمیونل اور فرقہ وارانہ رنگ دیتی ہے، جب کہ کشمیر اٹوٹ انگ ہے اور کشمیری خوشی سے آپ کے ساتھ آئے ہیں۔ پھر جب وہ فریاد اور شکایت کرتے ہیں تو ان کی دادرسی کرنے کے بجائے کانگریس مٹھی بھر کمیونل برہمن وادی طاقتوں سے ڈر کر کشمیریوں کے ساتھ دشمنوں جیسا سلوک کرتی ہے۔ جب تک کانگریس اور سیکولر پارٹیاں اپنی ذہنیت نہیں بدلیں گی اور آر ایس ایس کی خوشنودی کے لیے کشمیریوں پر جبر وظلم کے فیصلے تھوپتی رہیں گی، کشمیر کا مسئلہ کبھی حل نہیں

ہوگا۔ آپ کو یہ کہنا ہوگا کہ صرف کشمیر کی سرزمین نہیں بلکہ کشمیری ہمارے بھائی ہیں۔

ڈاکٹر برنی نے کہا کہ میں نے پہلے ہی دن کہا تھا کہ ممبئی دہشت گردی کے واقعہ میں صرف دس آدمی نہیں، امریکہ اور بھارت کی کمیونل طاقتیں بھی شریک ہیں۔ بعد میں امریکی ایجنٹ ہیڈلی اور بھارتی آئی بی کے مشکوک کردار نے میری بات کو ثابت کیا۔ ہمیں پوری انسانیت کو ایک کنبہ تصور کر کے ہمدردی اور حقیقت پسندی کے ساتھ مسائل سے نمٹنا ہوگا۔ جب تک بھارت میں گانگریس مہاتما گاندھی اور نہرو کے سیکولر راستے کے بجائے آر ایس ایس اور ہندو کمیونل طاقتوں کی خوشنودی کے لیے کام کرے گی، ہندو مسلم کشیدگی و نفرت کا الاؤ بھڑکتا رہے گا۔ ہر فرقہ وارانہ فساد میں ۹۰، ۹۵ فیصد مسلمانوں کا نقصان کیوں ہوتا ہے؟ ہر فساد نے ثابت کیا ہے کہ انتظامیہ اور پولیس میں خاصی تعداد میں آر ایس ایس کے کمیونل ذہن کے لوگ شامل ہیں جو مسلمانوں کے قتل و تباہی میں خاموش تماشائی بنے رہتے ہیں۔ جب تک یہ ذہنیت نہیں بدلے گی، وطن عزیز میں ہندو مسلم یکجہتی و بھائی چارہ رواداری اور محبت و پیار سے مل جل کر رہنے کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکے گا۔

صدر جلسہ مولانا عیسیٰ منصوری نے کہا کہ برصغیر کی تعریف ساری دنیا میں نرالی وعجیب وغریب ہے۔ برصغیر میں مسلمانوں کے ہزار سالہ دورِ حکومت میں مسلمانوں کی تعداد پانچ فیصد بھی نہیں رہی مگر پوری مدت میں ایک واقعہ بھی نہیں ملتا کہ ہندو عوام نے کبھی مسلم اقتدار کے خلاف بغاوت کی ہو۔ بھارت کی ہزار سالہ تاریخ میں جنگیں سیاسی اور اقتدار کی جنگیں کی تھیں نہ کہ مذہب کی۔ بھارت کی ہزار سالہ تاریخ میں کئی بار مسلمانوں نے سیاسی شکست کھائی مگر پوری تاریخ میں ایک واقعہ بھی نہیں ملتا کہ کسی ہندو نے اسلام یا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہرزہ سرائی کی ہو یا رنگیلا رسول جیسی بدبختانہ کتاب لکھی ہو۔ یہ نفرت کا بیج انگریزوں نے اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے بویا۔ آج بھارت کی آر ایس ایس اور شیوسینا، بجرنگ دل، سب انگریز کی پیداوار ہیں، ان کا جنگ آزادی میں ذرہ برابر کردار نہیں، جبکہ بھارت میں مسلمانوں کی ملک کی آزادی کے لیے ۲۰۰ سو سالہ شاندار تاریخ ہے۔ بنگال کے نواب سراج الدولہ کی شہادت ۱۷۹۹ء میں اور بالاکوٹ میں سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل کے ساتھ سیکڑوں علما کی شہادت، ۱۸۳۱ کا واقعہ ہے۔ ۱۷۹۹ میں سلطان ٹیپو شہید کی شہادت کے بعد انگریز فوج کا سالار خوشی سے چلا اٹھا کہ آج سے ہندوستان ہمارا ہے۔ جنگ آزادی میں سب سے عظیم اور تابناک کردار علماء حق کا ہے جس کا تسلسل حاجی امداد اللہ مکیؒ سے ہوتا ہوا شیخ الہند محمود حسنؒ دیوبندی، مولانا آزاد اور حضرت مدنیؒ تک ہے۔

مولانا منصوری نے کہا کہ آپ کے مسائل کا واحد حل یہی ہے کہ آپ اللہ سے اپنا رشتہ مضبوط کریں اور اللہ کا سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو امانت اور ذمہ داری آپ کو سونپی ہے، دنیا کے ہر انسان تک قرآن کا پیغام اور ایمان، اسلام اور توحید کی دعوت پہنچائیں۔ جب تک ہم اپنا اصل کام نہیں کریں گے یعنی اللہ رسول کا پیغام ہر انسان تک نہیں پہنچائیں گے، اسی طرح تباہ و برباد رہیں گے۔ بلاشبہ بھارت میں ہمارے بے شمار مسائل ہیں، ناانصافیوں اور ظلم کی ۶۳ سالہ تاریخ ہے۔ تعلیمی پسماندگی، بے انتہا غربت، ہر معاملہ میں ناانصافی وظلم مثلاً پارلیمنٹ میں سو کے بجائے ۲۵ سیٹیں، ملازمتوں فوج، پولیس میں ۱۵ فیصد کے بجائے بمشکل دو فیصد، فسادات کے عنوان سے نسل کشی و تباہی، مگر میں کہتا ہوں کہ اگر آپ فلسطینیوں کی طرح سو فیصد تعلیم یافتہ ہو جائیں، تیل کی دولت سے مالا مال عرب ممالک کی طرح مالدار بن جائیں، ملازمتوں میں ۲۰ فی صد ریزرویشن مل جائے، بھارتی پارلیمنٹ میں آپ کی سو سیٹیں ہو جائیں، تب بھی اسی طرح برباد رہیں گے جب تک اپنی اصل ذمہ داری کا احساس نہ کریں، یعنی ایمان و اسلام کی دعوت کے لیے کھڑے نہ ہوں۔